سید ضمیر جعفری

اقبالؒ سے مکالمہ

دل کے ٹیلی فون پر اک آسمانی کال سے
اتفاقاً ہو گئی ’’گل‘‘ حضرتِ اقبال سے

آپ نے فرمایا ’’کیا ارضِ وطن کا حال ہے؟‘‘
عرض کی ’’فی الحال تو ہڑبونگ ہے، ہڑتال ہے‘‘

پوچھا ’’وہ برش جو دی تھی شہپر شاہین میں‘‘
عرض کی ’’شاہین ہے اب امریکنوں کی ’’چین‘‘ میں‘‘

بولے ’’ملی اتحاد اور نظم اور جہد و یقیں‘‘
عرض کی ’’علامہ صاحب! اتنی چیزیں ہیں نہیں‘‘

بولے ’’میں نے حرمتِ آئین کی تلقین کی‘‘
عرض کی ’’ہم نے اسی شے کی بڑی توہین کی‘‘

بولے ’’ماشاء اللہ اب افراط مال و زر میں ہے‘‘
عرض کی ’’ہے تو مگر بس لیڈروں کے گھر میں ہے‘‘

بولے ’’سنتا ہوں مسلماں نامساواتی ہوا‘‘
عرض کی ’’سر! آپ کے بعد اور طبقاتی ہوا‘‘

بولے ’’صد افسوس وہ ضرب کلیمانہ نہیں‘‘
عرض کی ’’مرشد! ہمیں اب جنگ پر جانا نہیں‘‘

’’مردِ مومن‘‘ کا بھی پوچھا ’’سبز ہے یا زرد ہے‘‘
عرض کی امریکہ کے نزدیک ’’دہشت گرد‘‘ ہے

پوچھا جذبہ جو جمال الدین افغانی میں تھا
عرض کی ’’کچھ دن تو دیکھا سندھ کے پانی میں تھا‘‘

پوچھا کیا ہیں عالمِ اسلام کے شام و سحر
عرض کی ’’سارا علاقہ مضطرب تا کاشغر‘‘

پوچھا ’’ٹھوکر میں تو ہونگی چوٹیاں افلاک کی‘‘
عرض کی ’’اب تک تو بس اپنی قبا ہی چاک کی‘‘

منکشف کرنے ہی والے تھے وہ کچھ اسرارِ دین
’’گفتگو‘‘ میں دفعتاً گھس آیا اک ’’ایف سکسٹین‘‘

کہہ گئے اک بات لیکن عارفانہ شان سے
’’کوئی انساں کم نہیں ہے دوسرے انسان سے‘‘

عرض کی ’’میرے لیے بھی اک پسندیدہ سخن‘‘
بولے ’’تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن‘‘

تحدیث نعمت

’’ماں کے دودھ، باپ کے خون، استاد کی دعا اور مرشد کی نگاہ نے مجھے بہت ساری چیزوں سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اللہ نے مجھے اتنا کچھ دے رکھا ہے کہ سنبھالے نہیں سنبھلتا‘‘۔

(جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ)